**ایک سو تئیسواں اجلاس**

**ایوان بالا : ۱۰قانونی مسودات ، ۹ قراردادوں کی منظوری**

**وزیراعظم اجلاس کی کسی نشست میں شریک نہ ہوئے**

اسلام ٓاباد ، ۴ فروری ۲۰۱۶ : ایوان بالا کا ایک سوتئیسویں اجلاس میں قومی اہمیت کے بہت سارے معاملات پر سیر حاصل بحث کے ساتھ ساتھ اچھی خاصی قانون سازی بھی کی گئی ۔ فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک کی طرف سے جاری 123 ویں اجلاس کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کا وجود ، سعودی عرب کی قیادت مین قائم 34 ملکی اتحاد میں پاکستان کا کردار ، پاک چین اقتصادی راہداری اور وزیر دفاع کی ایوان بالا کی آخری نشست میں شرکت پر پابندی سے متعلق چیئرمین کی رولنگ اجلاس کے اہم نکات قرار دیئے جا سکتے ہیں ۔ اجلاس کی تمام نشستوں کے دوران سینیٹرز کی حاضری کی اوسط نشستوں کے ٓاغاز پر 17 فیصد اور اختتام پر 25 فیصد رہی تاہم ایوان نے اس کم حاضری کیساتھ بھی دس قانونی مسودات اور نو قراردادادوں کی منظوری دی ۔

دس نشستوں پر محیط اجلاس 11 جنوری کو شروع اور 22 جنوری 2016کو ختم ہوا۔ پانچ نشستیں وقت مقررہ پر جبکہ پانچ تاخیر کیساتھ منعقد ہوئیں ۔ اجلاس کی ہر نشست اوسطا دو منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی اور 3 گھنٹے41 منٹ جاری رہی

فافن کے مشاہدہ کاروں کے مطابق اجلاس کی ہر نشست کا ٓاغاز اوسطا 18(17 فیصد ) اور اختتام 26 ( 25 فیصد ) سینیٹرز کی موجودگی میں ہوا ۔ اجلاس کے دوران سینیٹرز کی فی نشست حاضری کی اوسط زیادہ سے زیادہ 67( 66 فیصد ) رہی جبکہ ہر نشست میں اوسطا دو اقلیتی سینیٹرز بھی شریک رہے ۔ دو سینیٹرز ڈاکٹر فروغ نسیم اور ذوالفقار علی خان کھوسہ مکمّل طور اجلاس میں غیر حاضر رہے۔

اگرچہ ایوان بالا کے قواعد و ضوابط کار کے قاعدہ 61 کے ذیلی قاعدہ (2 اے ) کے مطابق جب کبھی بھی ایوان بالاکا اجلاس جاری ہو تو وزیراعظم کو ہفتہ میں ایک بار وزیراعظم زیرو آور ( نشست کے ٓاخری گھنٹہ ) میں شرکت کرنا چاہئے تاہم اسکے باوجود وزیراعظم اس اجلاس کی کسی نشست میں شریک نہ ہوئے ۔

ایوان بالا کے چیئرمین نے نو نشستوں میں شرکت کی اور اجلاس کے مجموعی وقت کا 77 فیصد وقت تک صدارت کے فرائض نبھائے ۔ ڈپٹی چیئرمین نے سات نشستوں میں شرکت کی اور 6 فیصد وقت کیلئے اجلاس کی صدارت کی جبکہ اجلاس کے مجموعی وقت کے گیارہ فیصد کی صدارت کے فرائض پریذائیڈنگ افسروں کے پینل کے اراکین نے نبھائے ۔ اجلاس کا چھ فیصد وقت مختلف وقفوں پر صرف ہوا ۔ قائد ایوان نے 8 نشستوں میں شرکت کی اور اجلاس کے مجموعی وقت کا 71 فیصد ایوان میں گزارا جبکہ قائد حزب اختلاف سات نشستوں کے دوران 61 فیصد وقت کیلئے ایوان میں موجود رہے ۔

ایوان نے مجموعی طور پر دس قانونی مسودات کی منظوری دی جن میں دو حکومتی جبکہ آٹھ نجی قانونی مسودات شامل تھے ۔ تمام ٓاٹھ نجی قانونی مسودات مکمل ایوان کی کمیٹی کی طرف سے مشترکہ طور پر متعارف کرائے گئے اور انہیں ایوان میں قائد ایوان ، قائد حزب اختلاف اورایوان میں نمائندگی کی حامل تمام سیاسی جماعتوں کے پارلیمانی قائدین نے مشترکہ طور پر پیش کیا ۔

ایوان نے جن دو حکومتی قانونی مسودات کی منظوری دی ان میں دی فارنرز ( ترمیمی) بل 2015، اور دی نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (ترمیمی) بل 2015 شامل تھے ۔

عوام کو تیز رفتار انصاف فراہم کرنے کیلئے ایوان نے جن آٹھ نجی قانونی مسودات کی منظوری دی ان میں گواہوں کی حفاظت ، سلامتی اور فوائد بل 2016، قانونی اصلاحات ( ترمیمی) بل 2016، زمین کا حصول ( ترمیمی) بل 2016، ضابطہ دیوانی (ترمیمی) بل 2016، عدالت عظمیٰ ( ججوں کی تعداد ) ( ترمیمی) بل 2016، انسداد دہشت گردی ( ترمیمی) بل 2016، فوجداری قوانین ( ترمیمی) بل 2016، اور ثالثی اور مصالحت بل 2016 شامل تھے ۔

اجلاس کے دوران دو قانونی مسودات دستوری(ترمیم) بل 2015 ( برائے حذف کئے جانے شق 182 ) اور پاکستان بیت المال ( ترمیمی) بل 2016، ایوان میں متعارف کرائے گئے جنہیں مزید غور کیلئے متعلقہ مجالس قائمہ کے سپرد کر دیا گیا ۔

چھٹی نشست کے دوران ایجنڈے پر آنیوالا ایک نجی قانونی مسودہ محرک کی ایوان میں دیر سے آمد کے باعث زیر غور نہ آسکا ۔ ایک اور نجی قانونی مسودہ رجسٹریشن آف حج اینڈعمرہ آپریٹرز بل 2016 کی حکومت کی طرف سے مخالفت اور وزیر مذہبی امور کی طرف سے یہ ٓاگاہی دینے کے بعد کہ حکومت اس معاملے پر قانون سازی کیلئے کام کر رہی ہے کو ایوان نے مسترد کر دیا ۔

ایوان کو کمیٹی میں تبدیل کرنے کیلئے ایک تحریک زیر ضابطہ 172 اے کی منظوری دی گئی ۔ کمیٹی ملک کے تعلیمی اداروں خاص طور پر جامعات اور کالجوں میں طلبہ یونین کی بحالی کے معالے پر غور کریگی ۔

ایوان نے 6 مئی 2015 کو ایوان میں پیش کی گئیں اسلامی نظریاتی کونسل کی تین سالانہ رپورٹس برائے سال 2009 تا 2012 پر بحث کیلئے ایک تحریک زیر ضابطہ 157( 2) کی بھی منظوری دی ۔

ایوان نے ایوان بالا کے قواعد و ضوابط ہائے کار 2012 کے قاعدہ 173 ( ذیلی قاعدہ 1) ، قاعدہ 257 ( ذیلی قاعدہ 2 کے بعد نئے ذیلی قاعدہ کے داخل کرنے ) ، قاعدہ 184 اور قاعدہ 198 میں ترامیم کی بھی منظوری دی ۔

اجلاس کے دوران ایوان نے 9 میں سے 5 تحاریک زیر ضابطہ 218 پر بھی بحث کی ۔ ان تحاریک میں تعلیمی اداروں میں طلبہ یونینز کی بحالی ، تجارتی توازن کی موجودہ حیثیت ، اسلام آباد میں نئے سرکاری ہسپتالوں کے قیام ، نجی حج وعمرہ آپریٹرز کی کارکردگی اور پاکستان ہاؤسنگ اتھارٹی فاؤنڈیشن کی طرف سے اسلام آبا دمیں آفیسرز ہاؤسنگ سکیم کی عدم تکمیل کے معاملات اٹھائے گئے تھے ۔ اس اجلاس میں تین تحاریک کو موخر کر دیا گیا ۔ ان تحاریک کا تعلق 2015 کی نظرثانی شدہ ٹیلیکام پالیسی ، مشترکہ مفادات کونسل سے تازہ منظوری لئے بغیر متعدد سرکاری اداروں کی نجکاری اور ریاستی اداروں کے مابین اختیارات کی تقسیم کیساتھ تھا۔

اسلام آباد میں کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے معاملات سے متعلق ایک تحریک کو قانون اور انصاف پر قائم مجلس قائمہ کے سپرد کرتے ہوئے ایک ماہ میں رپورٹ پیش کرنیکی ہدائت کی گئی ۔ ایوان نے 9 قرادادوں کی بھی منظوری دی، ان قراردادوں کے موضوعات اسلام آباد میں نئے رہائشی سیکٹرز کے قیام ، پاکستانی مصنوعات کیلئے نئی منڈیوں کی تلاش ، وی آئی پی پروٹوکول پر پابندی لگانے ، پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل کی کارکردگی بہتر بنانے نیکٹا کو دو ارب روپے کی اضافی گرانٹ مہیا کرنے ، اسلام آباد کے ہسپتالوں میں خواتین کے علاج کیلئے خواتین پر مشتمل عملے کی تعیناتی ، تیل اور گیس کے نئے ذخائر کی تلاش اور معروف شاعر احمد فراز مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرنا شامل تھے۔

اٹھارہویں ترمیم پر اسکی حقیقی روح کے مطابق عمل کرنے اور الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا اور ویب سائٹس پر موجود غیر مہذب اور مخرب اخلاق مواد سے متعلق پیش دو قراردادوں کو محرک کی درخواست پر موخر کر دیا گیا ۔ایک تحریک جس میں یکم جولائی 2015 سے وفاقی ملازمین کے منجمد الاؤنسز کا مسلہ اٹھایا گیا کو محرک کی عدم موجودگی کے باعث زیر غور نہ لایا گیا ۔اجلاس کے دوران مختلف مجالس ہائے قائمہ کی طرف سے نو جبکہ سٹیٹ بینک آف پاکستان کی ایک سہہ ماہی رپورٹ بھی ایوان میں پیش کی گئی ۔ پٹرولیم و قدرتی وسائل کی مجلس قائمہ کو دو رپورٹس پیش کرنے کیلئے مزید مہلت دینے کی بھی منظوری دی گئی ۔

متحدہ قومی موومنٹ کی قیادت میں حزب اختلاف کی تمام جماعتوں نے کراچی میں بجلی کی قیمتوں میں اضافے کیخلاف ایوان سے دو منٹ کیلئے علامتی واک آؤٹ کیا ۔پختون خوا ملی عوامی پارٹی کے ایک سینیٹرنے بھی وقفہ سوالات کے دوران انہیں ایک سوال پر اپنے تحفظات کا اظہار نہ کرنے دینے کیخلاف دو منٹ کا علامتی واک آؤٹ کیا ۔

تین تحاریک استحقاق متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کی گئیں ۔ پہلی تحریک استحقاق متحدہ قومی موومنٹ کے سینیٹر نے پیش کی جس کا تعلق ایک مذہبی ادارے پر چھاپے سے تھا۔ دوسری تحریک استحقاق پاکستان پیپلز پارٹی کے سینیٹر نے چیف سیکرٹری بلوچستان، سیکرٹری منصوبہ بندی و ترقی ،اور دیگر افسران کے خلاف جمع کرائی ، اس تحریک میں مذکورہ افسران و اہلکاروں کی پاک چین اقتصادی راہداری پر قائم مجلس قائمہ کی ذیلی مجلس کے اجلاس میں عدم شرکت کے مسلے کو اٹھایا گیا ۔ تیسری اور آخری تحریک استحقاق پاکستان مسلم لیگ (ن) کی خاتون سینیٹر نےڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ریلوے کوئٹہ کیخلاف پیش کی ۔ دوسری طرف چیئر نے پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک سینیٹر کی طرف سے وزیر داخلہ کیخلاف پیش کی گئی تحریک استحقاق کو منظور نہ کیا ۔

چیئر مین کی طرف سے بار بار دی گئی رولنگز کو نظر انداز کرنے پر نویں نشست کے دوران چیئر نے وفاقی وزیر دفاع خواجہ آصف کو بقیہ اجلاس میں شرکت سے منع کردیا ۔ اس نشست میں ایوان نے آرمی چیف کے دورہ افغانستان سے متعلق خواجہ ٓاصف کے بیان پر بحث کرنا تھی تاہم چیئر نے وزیر دفاع کی ایوان میں عدم آمد کا سنجیدگی کیساتھ نوٹس لیتے ہوئے انہیں بقیہ اجلاس میں شرکت کرنے سے روک دیا ۔ ایوان نےتیرہ توجہ دلاو نوٹسز اٹھائے ۔ تین توجہ دلاؤ نوٹسز دارالخلافہ کی انتظامیہ و ترقیاتی ڈویژن ، دو ، دو وزارت تجارت اور وزارت پانی و بجلی سے متعلق تھے ۔ نیشنل فوڈ سیکیورٹی و ریسرچ ، پٹرولیم و قدرتی وسائل ، داخلہ و انسداد منشیات اور ایوی ایشن ڈویژن سے متعلق ایک ایک توجہ دلاؤ نوٹس زیر غور لایا گیا ۔

ایوان نے نظام کار پر موجود 145 میں سے 129 نشانذدہ سوالات اٹھائے جبکہ سینیٹرز نے ان سوالات کے جوابات کی وضاحت کے طور پر 166 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے ۔سینیٹرز نے 144 نکات ہائےاہمیّت عامہ پر 329 منٹ تک اظہار خیال کیا کیے۔

فافن نے ایوان کی کاروائی میں اراکین کی شرکت ماپنے کے تین پیمانے مقرّر کررکھے ہیں۔ ایسے اراکین جو ایجنڈا جمع کرائیں یا کسی بحث میں حصّہ لیں یا وہ اراکین جو یہ دونوں کام کریں انہیں فعّال اراکین تصوّر کیا جاتا ہے۔ ایک سو چار میں سے اسّی اراکین نے کسی نہ کسی طور ایوان کی کاروائی میں حصّہ لیا جبکہ چوبیس ارکان مکمّل طور پر غیر فعّال رہے۔

مختلف پارلیمانی جماعتوں کی ایوان میں کارکردگی ان کی کل تعداد سے متناسب رہی۔ پاکستان مسلم لیگ ن کے چھبیس میں سے اکیس اراکین، پیپلز پارٹی کے ستائیس میں سے انیس، ایم کیو ایم کے آٹھ میں سے سات، پاکستان تحریک انصاف کے آٹھ میں سے سات، جمیعت علمائے اسلام کے پانچوں اراکین، پاکستان مسلم لیگ کے چار میں سے تین، پختونخوا ملی عوامی پارٹی اور نیشنل پارٹی کے تینوں ارکان جبکہ بلوچستان نیشنل پارٹی عوامی کے دو میں ایک رکن ایوان کی کاروائی میں شریک ہوئے۔ دس آزاد اراکین میں سے پانچ فعّال نظر آئے۔ جماعتِ اسلامی، بلوچستان نیشنل پارٹی مینگل اور پاکستان مسلم لیگ فنکشنل کے ایک ایک رُکن نے بھی ایوان کی کاروائی میں حصّہ لیا۔

ایوان کی خواتین اراکین مردوں کی نسبت زیادہ فعّال نظر آئیں۔ انیس خواتین میں سے سولہ کسی نا کسی طور ایوان کی کاروائی میں شریک ہوئیں جبک کل پچاسی مردوں سے چونسٹھ نے کاروائی میں حصّہ لیا۔

ایوانِ بالا میں تمام صوبوں کو برابر نشستیں دی گئی ہیں۔ ہر صوبے کی ایوان میں چوبیس نشستیں ہیں جن میں سے ایک ایک نشست غیر مسلم اراکین کے لیے مختص ہے جبکہ آٹھ نشستیں فاٹا اور چار اسلام آباد کی نمائندگی کرتی ہیں۔

پنجاب اور سندھ کے انیس انیس اراکین، خیبرپختونخوا کے اٹھارہ جبکہ بلوچستان کے سولہ ارکان نے کاروائی میں شرکت کی۔ اسلام آباد کے چاروں جبکہ فاٹا کے نصف اراکین نے ایوان میں فعّال کردار ادا  کیا۔چار اقلیتی ارکان میں سے دو نے بھی کاروائی میں حصّہ لیا۔

*(یہ سیشن رپورٹ فری اینڈ فئیر الیکشن نیٹ ورک کی جانب سے ایوان بالا کی کاروائی کے براہ راست مشاہدے پر مبنی ہے۔ ادارہ ممکنہ غلطی یا کوتاہی پر پیشگی معذرت خواہ ہے۔)*